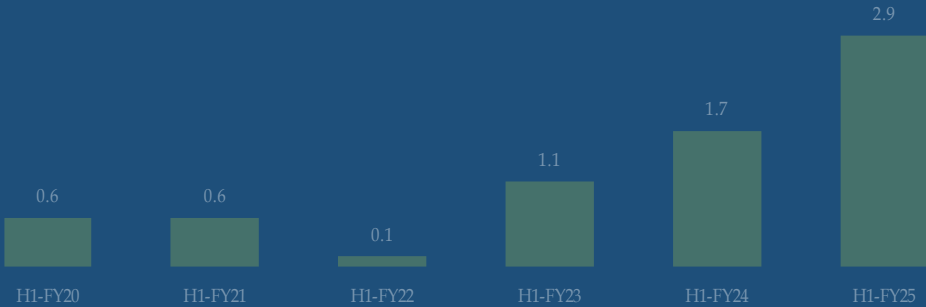


مالیاتی پالیسی اور سرکاری قرضہ

مالیاتی یکجائی کی رفتار مالی سال 25ء میں مزید تیز ہوگئی۔ مجموعی مالیاتی خسارہ مالی سال 05ء کی پہلی ششماہی سے اب تک کی سب سے نچلی سطح تک محدود کر دیا گیا جبکہ بنیادی توازن میں ایک بڑی فاضل رقم سرپلس رہی۔ یہ مستحکم مالیاتی کارکردگی اسٹیٹ بینک کے بھاری منافع کے علاوہ ٹیکس محاصل میں معقول اضافے اور بجلی پر زر اعانت دینے میں کمی کا نتیجہ تھی۔ مالیاتی یکجائی نے سرکاری قرضے میں اضافے کی رفتار کو سست کیا۔ نیز، سرکاری قرضے کی مجموعی صورتِ حال عرصیت، اجرائے ثانی، اور کرنسی رسک کے اعتبار سے بہتر ہوئی۔ حکومت پاکستان نے پہلی بار مارکیٹ ٹریژری بل کی دوبارہ خریداری (buyback) کے لیے نیلامی بھی کی جس کا مطلب یہ تھا کہ حکومت کو سیالیت کے سلسلے میں خاصی آسانی میسر ہے۔ بہتر مالیاتی کارکردگی اور زر مبادلہ سے آمدنی نے قرضے کی واپسی کی مجموعی استعداد میں معمولی اضافہ کیا۔

Primary Balance
(percent of GDP)



سال 25ء کے بجٹ میں ان محاصل کی وصولی کے لیے اضافی اقدامات متعارف کرائے گئے تھے۔ بالواسطہ ٹیکسوں کی کم وصولی کے اسباب یہ تھے: مہنگائی کا توقع سے زیادہ تیزی سے گرنا، درآمدات کی قیمتوں میں بلحاظ روپیہ نسبتاً پست نمو ہونا، اور انتظامی کوششوں کا ناکافی ہونا۔

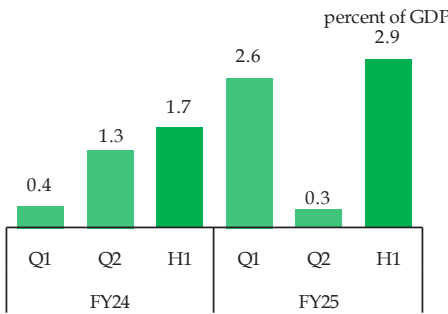
دوسری جانب، غیر سودی اخراجات (بلحاظ فیصد جی ڈی پی) میں کمی کو جن چیزوں سے منسوب کیا جاسکتا ہے وہ بجلی پر زرعی اعانت کا بجٹ سے کم اجراء حکومت کی طرف سے کفایت شعاری کے اقدامات اور پنشن اصلاحات ہیں۔ گرانٹس اگرچہ بڑھ گئیں کیونکہ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام کا دائرہ وسیع ہوا، جبکہ ترقیاتی اخراجات بلحاظ جی ڈی پی کم و بیش جوں کے توں رہے۔ غیر سودی اخراجات تو کم ہوئے تاہم اس کے برعکس مارک اپ ادا ٹیکسوں میں اضافے کا سلسلہ جاری رہا جس کی وجہ یہ ہے کہ حالیہ برسوں میں مالیاتی خسارے کے مسلسل بلند رہنے کی بنا پر قرضوں کا حجم بڑھتا جا رہا ہے۔ اس سے قطع نظر، سودی ادا ٹیکسوں کی رفتار کو

4.1 مالیاتی رجحانات اور پالیسی جائزہ

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی یکجائی جاری رہی، بنیادی توازن میں گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں بھاری سرپلس آیا۔ چنانچہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی مالیاتی خسارہ گذشتہ سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں تقریباً نصف رہ گیا (شکل 4.1 الف اور 4.1 ب)۔ محاصل میں معقول اضافہ اور جی ڈی پی کے لحاظ سے غیر سودی اخراجات میں ہونے والی کمی اس بہتری کی وجہ تھی۔¹ دریں اثنا، بنیادی توازن میں صوبوں کی طرف سے آنے والا سرپلس گذشتہ سال کی نسبت دگنا ہو گیا (جدول 4.1)۔

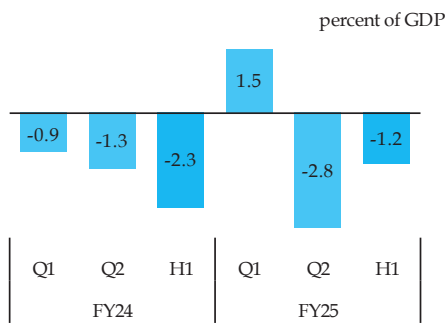
آمدنی بہتری ہونے میں بڑا حصہ اسٹیٹ بینک کے ریکارڈ بلند منافع کا تھا۔ اس کے علاوہ ٹیکس محاصل میں بھی بلحاظ جی ڈی پی معقول اضافہ دیکھا گیا۔ براہ راست ٹیکسوں کی وصولی ہدف سے بھی زیادہ ہونے کے باوجود ٹیکس محاصل کا ششماہی ہدف خاصے بڑے فرق سے ادھورا ہی رہا۔ اس کمی کی وجہ بالواسطہ ٹیکسوں کی وصولی میں ناقص کارکردگی ہے حالانکہ مالی

شکل 4.1 ب: بنیادی توازن



Source: MoF

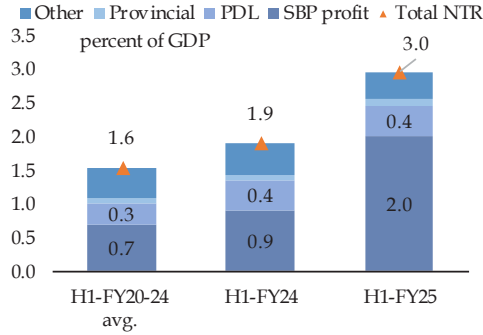
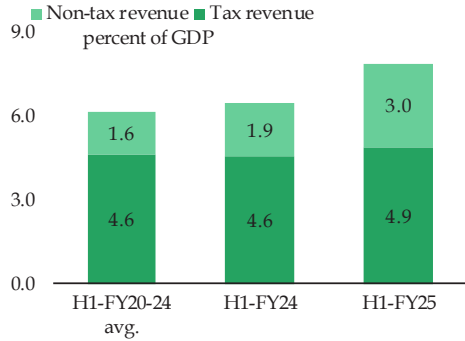
شکل 4.1 الف: مالیاتی توازن



¹ غیر سودی اخراجات میں شہرہاتی اتصاد کو شامل نہیں کیا جاتا۔ اگر اس اتصاد کو شامل کیا جائے تو غیر سودی اخراجات مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کے 4.8 فیصد سے بڑھ کر مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 5.0 فیصد ہو جائیں گے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

شکل 4.2: مجموعی حاصل کی تفصیلات



Source: MoF

Source: MoF

اصلاحات نافذ کی جائیں اور حاصل جمع کرنے کے لیے استحکام مہیا کیا جائے۔ اصلاحات میں تمام شعبوں اور پرائیویٹس پر سے ٹیکس وصولی کو بھی معقول بنانا چاہیے اور ٹیکس کا بوجھ مساوی طور پر تقسیم کرنے کے لیے بالواسطہ ٹیکسوں کو، جو فطری طور پر رجعت پسندانہ یا regressively، کم کرنا چاہیے۔² اس سلسلے میں صوبوں کی طرف سے زرعی انکم ٹیکس کے لیے ترامیم درست سمت میں ایک قدم ہیں۔

معتدل رکھنے میں جن چیزوں نے مدد دی ان میں گرتی ہوئی شرح سود، مستحکم شرح مبادلہ، اور قرضہ اکٹھا ہونے کی رفتار سست ہونا شامل ہیں۔

4.2 آمدنی/حاصل

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں حاصل کی مجموعی وصولی بڑھ کر جی ڈی پی کا 7.9 فیصد ہو گئی جبکہ گذشتہ سال یہ 6.5 فیصد تھی۔ گذشتہ سال کی طرح اس سال بھی بیشتر اضافہ نان ٹیکس حاصل سے ہوا (شکل 4.2)۔

مالیاتی یکجائی اگرچہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری رہی تاہم ضروری ہے کہ اس کی بنیاد میں پنہاں رجحانات کی پائیداری کا تجربہ کیا جائے۔ حالیہ بہتری میں اہم سبب بلند شرح سود کے اثرات تھے، جو کم ہونا شروع ہو چکے ہیں، جیسا کہ دیگر عوامل یعنی مستحکم شرح مبادلہ اور مہنگائی کے اعداد و شمار میں کمی کا معاملہ ہے۔ یہ امر پہلے ہی یوں بھی ظاہر ہے کہ مالی سال 25ء کے بجٹ میں متعارف کرائے گئے حاصل کے اقدامات کے باوجود بالواسطہ ٹیکس کی وصولی کم رہی۔ چنانچہ استحکام (resilience) بھی نہیں آیا۔ دریں اثنا، سودی ادائیگیوں میں اضافے کی رفتار، اگرچہ سست ہوتی جا رہی ہے، تاہم اس نے مالیاتی گنجائش کو مزید سکیز دیا ہے چنانچہ پیداواریت سے منسلک شعبوں، صحت، تعلیم اور سرکاری شعبے کے ترقیاتی منصوبوں پر اخراجات نہیں ہو پا رہے ہیں۔ اس تناظر میں لازم ہے کہ ٹیکس گزروں کی تعداد بڑھانے کے مقصد سے

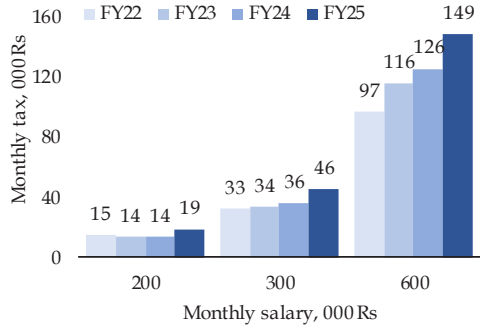
نان ٹیکس حاصل مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی میں جی ڈی پی کا 1.9 فیصد تھے جو مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں بڑھ کر 3.0 فیصد ہو گئے (شکل 4.3)۔ اس اضافے کی بنیاد وجہ اسٹیٹ بینک کے ریکارڈ منافع کی منتقلی تھی جو دراصل بلند شرح سود پر اسٹیٹ بینک کی طرف سے بازار زر میں

² مثال کے طور پر، گذشتہ برسوں میں ٹیکس حاصل میں تنخواہ دار افراد کے علاوہ بینکوں کی طرف سے ادا کیے جانے والے انکم ٹیکس کا تناسب تیزی سے بڑھا ہے۔ اس کے مقابلے میں صوبوں کے جمع کردہ زرعی انکم ٹیکس کا حصہ بہت کم اور جامد ہے۔ جہاں تک مصنوعات کا معاملہ ہے، حالیہ برسوں میں ملکی ٹیکس کی وصولی میں بڑا حصہ برقی توانائی کا رہا ہے، جس کا مجموعی ملکی ٹیکس وصولی میں حصہ تقریباً ایک تہائی ہے۔

نمو (فیصد)			ماہیت (ارب روپے)					
م 25		م 24	م 25		م 24			
شش 1	سہ 2	سہ 1	شش 1	سہ 2	سہ 1	شش 1		
42.5	-5.6	117.0	45.9	9,764	3,937	5,827	6,854	مجموعی حاصل
25.5	25.8	25.2	29.5	6,067	3,292	2,776	4,834	ٹیکس حاصل
25.9	26.1	25.5	30.3	5,625	3,062	2,563	4,469	ایف بی آر ٹیکس
83.0	-58.4	550.9	108.8	3,696	645	3,051	2,020	غیر ٹیکس حاصل
157.2	-	-	161.9	2,500	0	2,500	972	اسٹیٹ بینک کا منافع
16.2	14.8	17.8	165.9	549	288	262	473	پی ڈی ایل کی وصولی ^۵
22.0	31.7	7.2	45.1	11,302	7,370	3,931	9,262	مجموعی اخراجات
18.1	22.1	11.5	41.3	10,118	6,581	3,537	8,565	اخراجات جاریہ
21.8	35.0	-5.3	64.0	5,142	3,835	1,306	4,220	سودی ادائیگیاں
12.5	23.3	-2.0	3.9	744	467	277	661	ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری
14.7	27.7	-2.8	13.9	772	494	278	673	سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام
1.9	23.2	-44.5	-4.4	133	110	23	130	وفاقی
17.7	29.0	4.1	19.4	639	383	256	543	صوبائی
1,124.2	-284.4	-44.4	-111.4	440	322	117	36	شہریاتی تفرق
-	-	-	-	-1,538	-3,434	1,896	-2,408	مالیاتی توازن
-	-	-	-	-1.2	-2.8	1.5	-2.3	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	3,604	401	3,202	1,812	بنیادی توازن
-	-	-	-	2.9	0.3	2.6	1.7	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	-354	-2,645	2,290	-1,711	حاصل کا توازن
-	-	-	-	-0.3	-2.1	1.8	-1.6	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	1,538	3,434	-1,896	2,408	مالکاری (خالص)
-	-	-	-	-79	78	-157	608	بیرونی
-	-	-	-	1,617	3,356	-1,739	1799	ملکی
-	-	-	-	-	-	-	-	یادداشتیں:
-	-	-	-	775	416	360	289	صوبائی توازن
-	-	-	-	0.6	0.3	0.3	0.3	جی ڈی پی کا فیصد
-	-	-	-	5,720	3,213	2,508	5,006	غیر سودی اخراجات ^۶
-	-	-	-	124,150	124,150	124,150	106,045	جی ڈی پی [#]

^۵ پٹرول / ڈیزل پر؛ ^۶ مجموعی اخراجات میں سے سودی ادائیگیوں اور شہریاتی تفرق منہا کر کے؛ [#] پورے سال کا بجٹ تخمینہ
ماخذ: وزارت خزانہ

شکل 4.4: حالیہ برسوں میں ذاتی انکم ٹیکس

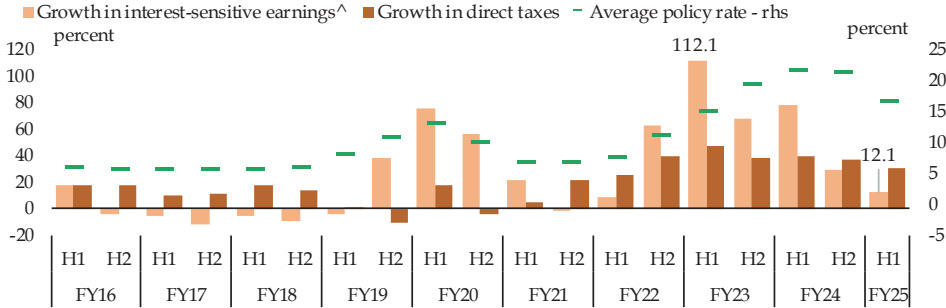


Source: taxcalculator.pk

تمسکات میں سرمایہ لگاتے ہیں۔ بینکوں کے انکم ٹیکس پر وہ ہولڈنگ ٹیکس میں بھی سست نمونہ کی یہی وجہ ہے (شکل 4.5)۔

بالواسطہ ٹیکس جو گذشتہ سال گر کر جی ڈی پی کا 2.2 فیصد رہ گئے تھے، اس سال معمولی سا بڑھ کر 2.3 فیصد ہو گئے (جدول 4.2)۔ سلیز ٹیکس اور

شکل 4.5: شرح سود سے متاثر ہونے والی آمدنی پر انکم ٹیکس اور پالیسی ریٹ



^ means sum of income tax paid by banks and WHT on 'bank interest & securities' (interest earnings of individuals)
Source: Staff calculations based on data from various FBR Biannual Reports, MoF, SBP, & Haver

¹⁰ بجلی کے نرخوں پر مزید تفصیلات کے لیے باب 3 دیکھیں۔

¹¹ مثال کے طور پر، اے پی نے 18 فیصد سلیز ٹیکس عائد کیا گیا۔ ابتدائی طور پر، ٹریڈنگ جو پبلک منتقلی تھے، ان پر مالی سال 25ء کے بجٹ میں 10 فیصد ٹیکس لگانے بعد میں 14 فیصد تک بڑھا دیا گیا۔

¹² مثال کے طور پر، 100 ڈالر سے 200 ڈالر کے اسٹاک فونز (کھل سائنٹیفک یونٹ) پر پبلک 1,680 روپے فی یونٹ ٹیکس تھا۔ اب، 500 ڈالر سے کم والے تمام موبائل فون پر 18 فیصد کی یکساں جی ایس ٹی ایس ٹی شرح لاگو ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 500 ڈالر سے کم متعدد سلیب کو کم کر کے صرف ایک کر دیا گیا ہے اور سلیز ٹیکس 18 فیصد سے خود اوقافی طور پر بنایا گیا ہے یا بیرون ملک۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

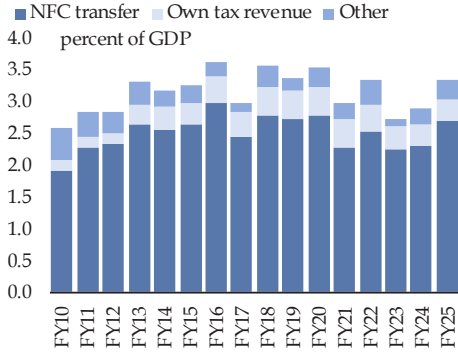
جدول 4.3: مالی سال 25ء میں اقتصادی اظہار

نومبدر میں

حقیقی (شش ماہ 25ء)	سالانہ تخمینہ	درآمدات
3.3	16.9	مہنگائی
7.2	15.6	حقیقی جی ڈی پی
1.5	3.7	بڑے پیمانے کی ایشیا سازی
-1.9	3.5	

ماخذ: ایف بی آر ثبوت کی بنیاد پر محاصل کی پیش گوئی برائے مالی سال 25ء

شکل 4.6: پہلی ششماہی میں صوبائی آمدنی



Source: MoF

ہے (شکل 4.6)۔ صوبوں کی طرف سے اپنا ٹیکس وصول کرنے میں اس ناکار کردگی کی وجہ ضرورت سے کم ان کی کوششیں ہیں جبکہ این ایف سی ایوارڈ کے تحت وفاقی حکومت سے بھاری رقم منتقل ہو جاتی ہیں۔¹⁵

14.3 اخراجات

محصولات میں اضافے کے برعکس مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی اخراجات (بلحاظ جی ڈی پی) جوں کے توں رہے، جبکہ غیر سودی اخراجات میں کمی آئی جس نے سودی ادائیگیوں میں معمولی اضافے کا ازالہ کر دیا (جدول 4.4)۔

غیر سودی اخراجات

گذشتہ سال کی طرح مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران بھی غیر سودی اخراجات میں بلحاظ جی ڈی پی کمی آئی۔ اس کمی کا تقریباً واحد سبب بالخصوص بجلی کے شعبے کو زراعتات کا کم اجرا کو قرار دیا جاسکتا ہے۔ مالی

ان اقدامات سے قطع نظر، بالواسطہ ٹیکسوں کا ہدف پورا نہ ہو سکا جس کے نتیجے میں مجموعی ٹیکس محاصل تقریباً 384 ارب روپے کم رہے۔ اس کی جزوی وجہ اقتصادی عوامل تھے بالخصوص جی ڈی پی، مہنگائی، درآمدات، اور بڑے پیمانے کی ایشیا سازی۔ چنانچہ ایف بی آر نے مالی سال 25ء کے جو تخمینے لگائے تھے وہ پورے نہ ہوئے (جدول 4.3)۔¹³ مثال کے طور پر درآمدات (روپے کے لحاظ سے) کم ہونے کا براہ راست اثر درآمدی مرحلے پر سیلز ٹیکس کی وصولی کے علاوہ کسٹمز ڈیوٹیوں پر بھی پڑا۔ اس کے علاوہ ہدف پورا نہ ہونے کے دیگر اسباب میں وصولی کے لیے ناکافی انتظامی کوششیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔ یہ بات فعال ٹیکس دہندگان کی فہرست (اے ٹی ایل) میں نئے شامل ہونے والے سیلز ٹیکس فائلروں کی کم تعداد سے ظاہر ہوتی ہے جو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.33 ملین تھی اور مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں 1.18 ملین رہ گئی۔¹⁴

دوسری جانب، صوبائی ٹیکسوں میں بلحاظ جی ڈی پی معمولی سا اضافہ ہوا جس میں اہم کردار خدمات پر سیلز ٹیکس کا تھا۔ جی ڈی پی میں صوبائی ٹیکس کا تناسب مالی سال 16ء کی پہلی ششماہی سے 0.4 فیصد کے آس پاس چلا آ رہا

¹³ ایویڈنس سیسٹم ریونیو فورکاسٹنگ رپورٹس میں ایف بی آر نے والے سال کا ریونیو اکٹھا کرنے کے لیے مختلف معاشی اشاریوں کے لیے مفروضے استعمال کرتا ہے۔

¹⁴ ایف بی آر

¹⁵ پاکستان کی معیشت کی کیفیت، سالانہ رپورٹ مالی سال 17ء میں باکس 4.4 دیکھیے۔ <https://www.sbp.org.pk/reports/annual/arFY17/Chapter-04.pdf>

¹⁶ اس سیکشن میں شماریاتی تضاد کو شامل نہیں کیا گیا ہے، جو پچھلی رپورٹس سے مطابقت رکھتا ہے۔ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے رپورٹ کردہ بڑے تفاوت کی وجہ سے رجحانات کو شامل کرنا مناسب نہیں۔

مجموعی اخراجات	مجموعی ڈی پی کا فیصد		نمو		مالیت	
	م 25	م 24	م 25	م 24	م 25	م 24
مجموعی اخراجات	8.7	8.7	17.7	37.7	10,862	9,226
اخراجات جاریہ	8.2	8.1	18.1	41.3	10,118	8,565
وفاقی	6.2	6.2	17.1	50.2	7,643	6,529
سودی ادائیگیاں	4.1	4.0	21.8	64.0	5,142	4,220
ملکی	3.8	3.5	25.7	63.5	4,675	3,718
بیرونی	0.4	0.5	-7.1	67.6	467	502
دفاع	0.7	0.7	17.5	18.6	890	758
پنشن	0.4	0.4	11.2	25.9	450	404
شہری انتظامیہ کے اخراجات	0.3	0.3	12.1	33.4	339	302
زرعات	0.2	0.4	-36.8	90.9	237	375
دیگر گرانٹس	0.5	0.4	24.6	20.6	585	469
صوبائی	2.0	1.9	21.6	18.6	2,475	2,035
ترقیاتی اخراجات اور خالص قرض گاری	0.6	0.6	12.5	3.9	744	661
مجموعی ترقیاتی اخراجات	0.6	0.6	14.7	13.9	772	673
سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام	0.6	0.6	14.7	13.9	772	673
وفاقی	0.1	0.1	1.9	-4.4	133	130
صوبائی	0.5	0.5	17.7	19.4	639	543
سرکاری شعبے کے اداروں کو خالص قرض گاری	-	-	136.4	-126.2	-28	-12
یادداشتی اجزاء:						
غیر سودی (مجموعی) اخراجات	4.6	4.7	14.3	21.4	5,720	5,006
جی ڈی پی	-	-	17.1	26.4	124,150	106,045

ماخذ: وزارت خزانہ

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

جدول 4.5: زراعت اور گرامش کی تفصیلات

ارب روپے		شش ماہ (مجموعی)		سالانہ فی ای کا فیصد	
		م 24	م 25	م 24	م 25
زراعت					
کل زراعت	21.1	17.1	214.0	331.0	
آئی پی بی	0.0	50.0	0.0	131.0	
زرخوں کا تفرق	35.0	50.1	161.2	193.6	
انٹرسکو	56.6	32.8	156.3	49.1	
کے الیکٹرک	1.7	68.1	3.0	116.4	
ٹیوب ویل	18.8	31.1	1.9	3.1	
آزاد کشمیر	0.0	45.3	0.0	24.9	
دیگر	33.5	8.2	52.3	6.0	
کل علاوہ زراعت	10.0	27.7	23.8	44.7	
کھاد کے کارخانے	0.0	40.0	0.0	10	
گندم	22.7	34.4	6.2	5.7	
دیگر	0.0	65.0	17.6	29.0	
مجموعی گرامش	17.4	35.3	237	375	
گرامش					
صوبوں کو گرامش	52.5	58.9	59.0	54.0	
دیگر کو گرامش	35.2	35.7	585.0	469.0	
بینظیر انکم سپورٹ پروگرام	39.2	39.4	232.3	183.7	
آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان	58.0	55.9	100.3	68.1	
ہنگامی اخراجات	14.7	28.5	39.8	67.4	
ڈیجیٹل انفارمیشن انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ	100.0	0.0	20.0	-	
دیگر	31.7	30.5	192.8	150.3	
مجموعی گرامش	36.3	37.2	644	524	

ماخذ: وزارت خزانہ

سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران گردشی قرضے کے واجبات کی ادائیگی کی بنا پر آئی پی بی کو کوئی رقم جاری نہیں کی گئی جبکہ گذشتہ سال بجٹ میں رکھی گئی تقریباً نصف رقم انہیں جاری کی گئی تھی (جدول 4.5)۔¹⁷ تاہم ڈسکو کے مابین زرخوں کے تفرق کے زراعت (ٹی ڈی ایس) میں اضافہ ہوا، جس کا جزوی سبب سالانہ ریفرم کی rebasing کی متفرق تقسیم ہے۔¹⁹

مزید برآں، دیگر اقسام کی زراعت میں بھی تیزی سے کمی آئی۔ کھاد کے کارخانوں کو گیس میں زراعت ختم کرنے کا حکومت کا فیصلہ زراعت کے اخراجات کو معقول بنانے میں معاون رہا کیونکہ یہ بے ہدف (untargeted) زراعت اپنا مقصد پورا نہیں کر رہی تھی یعنی کاشت کاروں کے لیے پوری کی قیمتوں میں کمی لانا۔²⁰ اس اہم پالیسی سے گذشتہ سال صنعتی شعبے کو گیس پر زراعت کو معقول بنایا گیا تھا۔²¹

ایک طرف زراعت کم ہوئی تو دوسری طرف سول حکومت چلانے کے اخراجات اور پنشن اخراجات میں نمو ہوئی، چنانچہ جی ڈی پی کے لحاظ سے اخراجات جوں کے توں رہے۔ یہ سلسلہ ضمنی طور پر ستمبر 2024ء میں حکومت کی طرف سے اعلان کردہ کفایت شعاری سے متعلق ہے جو فروری 2024ء میں متعارف کرائے گئے اقدامات کا تسلسل تھا۔ ان اقدامات میں یہ پابندیاں بھی شامل تھیں: ہر قسم کی غیر ضروری گاڑیوں

¹⁷ اس ڈی بی کے تحت زراعت (215 ارب روپے) مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں دیے جانے کی امید ہے۔

¹⁸ ٹی ڈی ایس حکومت کی طرف سے اعلان کردہ یکساں ریفرم اور نیچر اکی طرف سے مقرر کردہ ریفرم لحاظ تقسیمی کہنی کے درمیان کا فرق ہے۔

¹⁹ ابتدا میں حکومت نے صارفین کے محفوظ اور غیر محفوظ دونوں زمروں کے لیے یکساں سالانہ ریفرنڈم کا اعلان کیا تھا۔ بعد ازاں، صارفین کو ریفرنڈم دینے کے لیے حکومت نے چار ماہ، جولائی تا اکتوبر 2024ء کے دوران اس اعلانے کو روکنے کا فیصلہ کیا۔ اس سے صرف ٹی ڈی ایس میں 50 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ ماخذ: نیچر اعلیٰ، بتاریخ 11 جولائی 2024ء

²⁰ آئی ایم ایف (2024ء) پاکستان: 2024ء

Article IV Consultation and Request for an Extended Arrangement under the Extended Fund Facility—Press Release; Staff Report; and

Statement by the Executive Director for Pakistan, International Monetary Fund, Washington, D.C.

²¹ حکومت نے مالی سال 24ء میں کھاد کے کارخانوں اور صنعتی شعبے کو 25 ارب 730 ملین روپے دیے جبکہ ایل این جی کی کوئی زراعت نہیں دی۔ مالی سال 23ء میں یہ زراعت مجموعی طور پر تقریباً 53 ارب روپے تھی۔

بینک دولت پاکستان

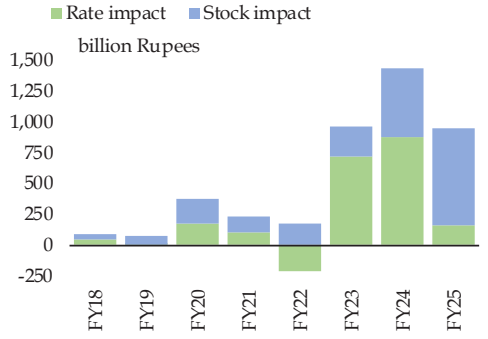
اس کے علاوہ حکومت نے پورے سال کی بجٹ کی رقم (20 ارب روپے) ڈیجیٹل انفارمیشن انفراسٹرکچر انیشی ایٹو (ڈی آئی آئی آئی) کے لیے جاری کی جس کا مقصد حکومت کے آئی سی ٹی انفراسٹرکچر کی سائبر سیکورٹی کو مضبوط بنانا تھا۔ گرانٹس کے علاوہ صوبوں کے اخراجات جاریہ میں خاصا اضافہ ہو گیا جس میں عمومی سرکاری خدمات پر اخراجات سب سے زیادہ تھے (جدول 4.6)۔²⁴

آخری بات یہ کہ سرکاری شعبے کا ترقیاتی پروگرام جی ڈی پی کے علاوہ نمو کے لحاظ سے بھی منجمد رہا۔ ای ایف ایف کے تحت سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے سالانہ وفاقی اور صوبائی اہداف کم کیے گئے تھے۔²⁵

سودی اخراجات

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی ادائیگیوں میں اضافے کا رجحان برقرار رہا (جدول 4.7)۔ یہ اضافہ مستقل بھاری مالیاتی خسارے کی بنا پر قرضوں کے اسٹاک میں ہوئے اضافے اور اس کے ساتھ ساتھ حالیہ برسوں میں بلند شرح سود سے ہم آہنگ تھا۔ تاہم جب شرح سود گرنے لگی، شرح مبادلہ مستحکم ہوئی، اور مالیاتی اظہار یے بہتر ہوئے تو سودی ادائیگیوں میں نمو کی رفتار خاصی کم ہو گئی۔ اس کا اثر ملکی سودی ادائیگیوں کے معاملے میں خصوصاً نمایاں تھا (شکل 4.7)۔

شکل 4.7: پہلی ششماہی میں ملکی سودی ادائیگیوں میں مطلق فرق کی تفصیل



Source: Staff calculations based on MoF and SBP data

اور مشینری / آلات کی سرکاری خریداری، نئی اور ایڈہاک اسامیوں کی تخلیق، اور بیرون ملک غیر ضروری دورے۔²² اس کے علاوہ حکومت نے بڑھتے ہوئے پینشن بل کو قابو میں لانے کے لیے اصلاحات متعارف کرائیں جن کی بہت ضرورت تھی۔ استحکام کے نقطہ نظر سے یہ خوش آئند پیش رفت ہے تاہم نمایاں خلا بدستور پایا جاتا ہے جسے پُر کیے بغیر چھوڑ دیا گیا ہے (باکس 4.1)۔

زر اعانت اور دیگر اخراجات کے برعکس گرانٹس بڑھ گئیں۔ بینظیر انکم سپورٹ پروگرام سے مستفید ہونے والوں کی تعداد میں ہونے والا اضافہ اس کا بنیادی سبب تھا (جدول 4.5)۔ حکومت کا ہدف تھا کہ مالی سال 25ء میں استفادہ کنندگان میں 0.7 ملین کا اضافہ کیا جائے، جبکہ اسی کے ساتھ ساتھ ای ایف ایف میں طے کردہ نصف سالہ ہدف بھی اسے پورا کرنا تھا۔²³

²² وزارت خزانہ کا نوٹیفکیشن مورخہ 04 ستمبر 2024ء

²³ آئی ایم ایف اسٹاف رپورٹ اکتوبر 2024ء

²⁴ عمومی سرکاری خدمات میں بنیادی طور پر صوبائی حکومتوں کی انتظامیہ، مقننہ اور مالیاتی اداروں کے اخراجات شامل ہیں۔

²⁵ سرکاری شعبے کے وفاقی ترقیاتی پروگرام کا ہدف 1.4 ٹریلین روپے سے کم کر کے 983 ارب روپے اور صوبائی ہدف 2.5 ٹریلین روپے سے کم کر کے 1.9 ٹریلین روپے کر دیا گیا۔ ماخذ: آئی ایم ایف اسٹاف رپورٹ اکتوبر 2024ء اور وزارت خزانہ۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25

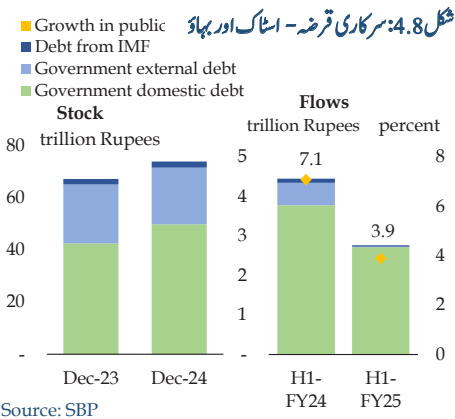
جدول 4.6: پہلی ششماہی میں صوبائی مالیاتی حسابات

مالیت ارب روپیے میں، نمو فیصد میں

فیصد	عمو		مالیت	
	م س	م س	م س	م س
	25ء	24ء	25ء	24ء
مجموعی حاصل	3.3	2.9	34.8	33.9
این ایف سی کی منتقلی	2.7	2.3	37.1	29.5
اپنے حاصل	0.5	0.4	31.8	18.9
ٹیکس	0.4	0.3	21.2	20.5
خدمات پر جزل ٹیلز ٹیکس	0.2	0.2	13.6	23.4
نان ٹیکس	0.1	0.1	80.4	12.0
وفاقی منتقلیاں	0.2	0.2	12.7	386.1
قرضے (خالص)	0.1	0.1	8.1	-477
گرانٹ	0.1	0.1	19.7	9.0
مجموعی اخراجات	2.7	2.6	21.0	26.9
جاری	2.0	2.0	21.7	19.7
ترقیاتی	0.5	0.5	17.7	19.4
شہریاتی تفرق	-	-	-	202
				165
مجموعی توازن	0.6	0.3	167.9	186.1
				775
				289

ماخذ: وزارت خزانہ

مدتی بیرونی قرضے ادا کر دیے (شکل 4.10)۔ چنانچہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری قرضے کا مجموعی خاکہ کئی اعتبار سے بہتر ہوا جیسے عرصیت کی اوسط مدت، اجرائے ثانی کا خطرہ، اور کرنسی رسک۔ نیز، محاصل کی وصولی میں معقول نمو، زرمبادلہ سے آمدنی بڑھنے اور زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے سے بحیثیت مجموعی پاکستان کی قرضے کی ادائیگی کی استعداد میں اضافہ ہوا (شکل 4.11)۔



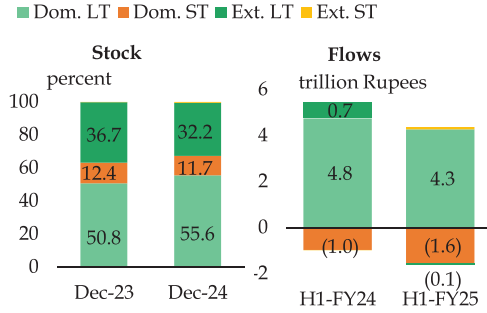
4.4 سرکاری قرضہ

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران مالیاتی سنجائی کے نمایاں حصول کے نتیجے میں سرکاری قرضہ اکٹھا ہونے کی رفتار اس عرصے میں 3.9 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ سال کی اسی مدت میں یہ رفتار 7.1 فیصد تھی (شکل 4.8)۔ سرکاری قرضے میں سست نمو میں اہم کردار مستقیم شرح مبادلہ اور سرکاری ڈپازٹس میں نسبتاً کم اضافے کا بھی ہے (شکل 4.9)۔

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران قرضہ اکٹھا ہونے میں سست روی ملکی اور بیرونی دونوں طرح کے قرضوں کی بنا پر آئی۔ اس سے قطع نظر، زیر جائزہ عرصے کے دوران سرکاری قرضے میں 98 فیصد اضافہ ملکی قرضوں کی بنا پر ہوا جس میں بنیادی طور پر طویل مدتی آلات کار فرما تھے جبکہ اس مدت کے دوران حکومت نے قلیل مدتی ملکی قرضے اور طویل

ملکی قرضہ
مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے میں نمو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں تقریباً نصف رہ گئی (جدول 4.8)۔ حکومت نے اجرائے ثانی اور شرح سود کے خطرے کو محدود رکھنے کے لیے اور ملکی قرضے کا خاکہ عرصیت بہتری بنانے کے لیے خاصی بڑی رقم طویل مدتی تمسکات کے ذریعے اکٹھی کی، جبکہ ٹی بلوں میں خالص ادائیگی بھی کی۔ مالیاتی خسارے میں کمی کی وجہ سے سیالیت کی صورت حال بہتر ہوئی چنانچہ حکومت نے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران ٹی بلوں کی دوبارہ خریداری (buyback) کے لیے نیلامی کا بھی انعقاد کیا جس کی مالیت ایک ٹریلین روپے تھی (پاکس 4.3)۔

شکل 4.10: سرکاری قرضے کے اجزائے ترکیبی



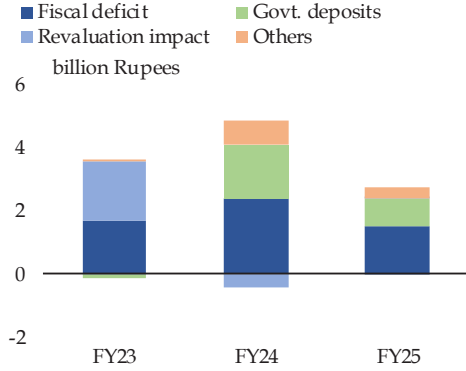
Dom.= Domestic Debt, Ext. = External Debt, ST= Short-term, LT= Long-term

Source: SBP

تمسکات جو آخر جون پر 76.2 فیصد تھیں، آخر دسمبر پر گھٹ کر 67.4 فیصد رہ گئیں جبکہ اسی عرصے میں نان بینک / کارپوریٹ اداروں کا حصہ 17.7 فیصد سے تقریباً گنا بڑھ کر 32.6 فیصد ہو گیا۔

دیگر قرضہ آلات جیسے قومی بچت اسکیموں اور پرائز بانڈز میں بھی مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص اخراج دیکھا گیا جس سے خردہ سرمایہ کاروں کی بڑھی ہوئی دلچسپی کی عکاسی ہوتی ہے۔ قومی بچت اسکیموں میں (پرائز بانڈز نکالنے کے بعد) رقوم کی خالص آمد ہوئی جو گذشتہ تین سال کے دوران دیکھے گئے خالص اخراج کا معکوس رجحان ہے۔ قومی بچت اسکیموں سے گذشتہ چند سال کے دوران ہونے والے خالص اخراج کی ایک ممکنہ وجہ بینک ڈپازٹ پر نسبتاً بلند منافع اور سرکاری تسمکات بالخصوص پی ایف ایل اور ٹی بلوں پر بہتر شرح منافع ہو سکتی

شکل 4.9: پہلی ششماہی میں سرکاری قرضے میں تبدیلی کے ذرائع



Source: SBP

اس کے علاوہ گرتی ہوئی شرح سود کے ماحول نے حکومت کو فائدہ پہنچایا کیونکہ بیشتر قرضہ متغیرہ شرح (variable rate) والے آلات کے ذریعے اکٹھا کیا گیا تھا۔²⁶ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران متغیرہ شرح والے آلات پر کوپن کی ادائیگی کا اوسط نرخ 21.4 فیصد سے گر کر 20.5 فیصد رہ گیا۔²⁷

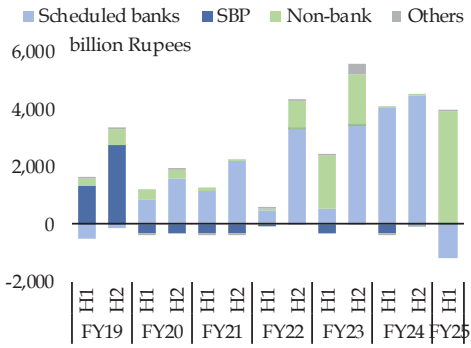
قرضے کی ادارہ جاتی تحویل کے اعتبار سے جائزہ لیں تو قرضے کے ملکی اسٹاک میں اضافے کی بنیادی وجہ غیر بینک ادارے تھے، خصوصاً کارپوریٹ ادارے، کیونکہ اے ڈی آر کی بنیاد پر اضافی ٹیکس نے بینکوں کو کھو متی تسمکات پر سرمایہ لگانے سے روک دیا تھا۔ اس طرح حکومت کو مالی سال 19ء کے بعد پہلی مرتبہ جدولی بینکوں کو قرضے کی خالص واپسی میں بھی مدد ملی (شکل 4.12)۔ چنانچہ بینکوں کی تحویل میں حکومتی

²⁶ جون 2024ء کے اختتام تک سرکاری تسمکات کا تقریباً 55 فیصد اسٹاک (اسٹیک بینک کی تحویل میں پی ایف ایل کے سوا) اور شرح پر تھا۔ دسمبر 2024ء کے آخر میں یہ بڑھ کر تقریباً 60 فیصد ہو گیا۔ شرح سود کی گرتی ہوئی صورت حال میں اس طرح سود کی ادائیگیوں کو کم کرنے میں مدد مل سکتی ہے، جس سے حکومت کی قرض لینے کی لاگت کم ہوگی۔

²⁷ پالیسی ریٹ میں کوئی کا اثر کم شرح سود میں پوری طرح سے ظاہر نہیں ہوا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ کوپن ریٹ پر ششماہی نظر ثانی کی جاتی ہے۔ چونکہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی میں زیادہ تر صنعتی کوپن کی ادائیگی مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی میں مروجہ شرح سود پر مبنی تھی، مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران شرح سود میں کمی سے مالی سال 25ء کی دوسری ششماہی میں دو سالہ کوپن کی ادائیگی پی ایف ایل کو نمایاں طور پر متاثر کرے گی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25

شکل 4.12: ملکی قرضے میں بہاؤ بلحاظ ادارہ جات



Source: SBP

اجرائے ثانی اور کرنسی کے خطرات کو کم کیا، (مزید غیر بینک شرکا کو ساتھ ملا کر) سرمایہ کاروں کو متنوع بنایا، اور سودی اخراجات کو کم کیا۔

بیرونی قرضہ اور واجبات

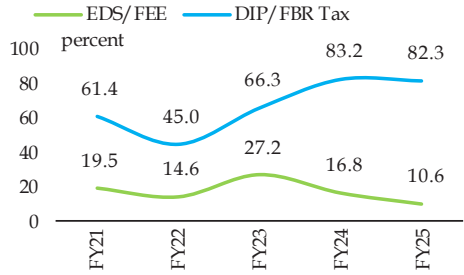
مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران سرکاری بیرونی قرضہ واجبی طور پر 0.1 فیصد بڑھ گیا۔ دراصل طویل مدتی بیروس کلب کے قرضے اور دیگر دو طرفہ قرضوں کی خالص واپسی سے بیرونی قرضہ جمع ہونے میں یہ سست

جدول 4.7: شش 1 میں سودی ادائیگیاں، بلوراءہ مالیاتی حقیرات اور بی ڈی فیصد

اوسط م 20ء 24 م 24ء 25 م 25ء	م 24ء	م 25ء
مجموعی اخراجات	47.3	45.7
اخراجات جاریہ	50.8	49.3
سرداری شے کا ترقیاتی پروگرام	666.0	626.8
غیر سودی اخراجات	89.9	84.3
مجموعی حاصل	52.7	61.6
ایف بی آر ٹیکس	91.4	94.4
ایف بی آر خالص ٹیکس*	225.0	207.5
بی ڈی پی	4.1	4.0

* ایف بی آر کے ٹیکس حاصل صوبوں کو این ایف سی منتقلی کے لحاظ سے بنایا گیا ہے
ماخذ: وزارت خزانہ، اسٹیٹ بینک کے اسٹاف کے تخمینے

شکل 4.11: پہلی ششماہی میں حکومت کی قرض ادائیگی کی استعداد



Note: EDS: External Debt Servicing; FEE: Foreign Exchange Earnings; DIP: Domestic Interest Payments
Sources: MoF and SBP

ہے۔²⁸ تاہم بینک ڈپازٹ اور سرکاری تسکات پر شرح منافع اور قومی بچت اسکیموں کے آلات پر شرح منافع کے مابین فرق گھٹ جانے سے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران ان اسکیموں سے اخراج کم ہوا۔

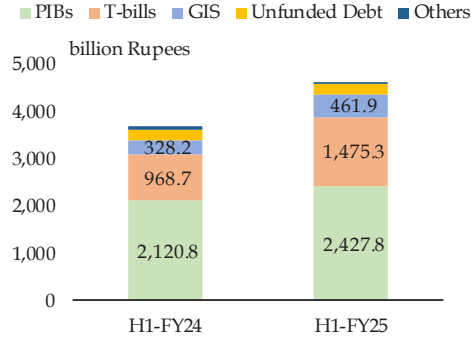
ملکی قرضے کی واپسی

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملکی قرضے پر جو سودی ادائیگیاں کی گئیں ان میں پی آئی بی اور ٹی بلوں کا بلہ بھاری تھا کیونکہ ان کا اسٹاک بھی زیادہ تھا اور شرح سود بھی بلند تھی (شکل 4.13)۔ غیر رقمی قرضے کے معاملے میں ہونے والی سودی ادائیگیاں نمایاں طور پر بہبود سیونگ اسکیم سے متعلق تھیں۔ اس سے قطع نظر، ایف بی آر کے ٹیکسوں اور ملکی سودی ادائیگیوں (ڈی آئی پی) کے مابین تناسب کی بنیاد پر ملکی قرضے کی واپسی کی استعداد معمولی سی بہتر ہوئی جو ایف بی آر کے ٹیکسوں میں نسبتاً بلند نمو کا نتیجہ تھی (شکل 4.11)۔

بحیثیت مجموعی مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران حکومت کی حکمت عملی نے قرضے کی عرصیت کو کامیابی کے ساتھ مزید طویل کر دیا،

²⁸ مالی سال 21ء کی دوسری ششماہی سے مالی سال 24ء کی دوسری ششماہی تک قومی بچت اسکیموں پر اوسط شرح منافع 14.47 فیصد تھی، بی ایف ایل اور ٹی بلوں پر منافع بالترتیب 14.63 فیصد اور 15.74 فیصد تھا۔

شکل 4.13: ملکی قرضے پر سود کی ادائیگی



Source: SBP

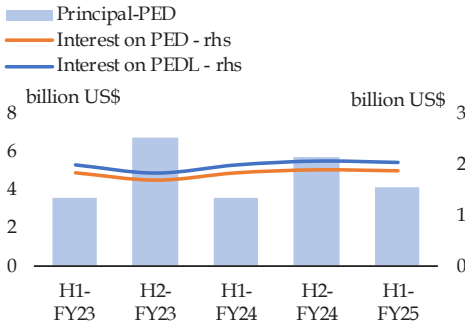
روی آئی۔ مزید برآں، دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے، اور اس کے علاوہ بیرونی خالص ادائیگیوں میں کمی کی بنا پر بھی بیرونی قرضے میں نمو محدود رہی۔²⁹

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضے میں معمولی سا اضافہ نیا پاکستان سرٹیفکیٹ اور تجارتی قرضوں میں قوم آنے کی بنا پر ہوا (جدول 4.9)۔ ان میں سے اول الذکر کے معاملے میں سبب بلند شرح منافع تھی جبکہ موخر الذکر کا سبب یہ تھا کہ طویل مدتی بیرونی قرضے منصوبے سے کم مل سکے۔ چنانچہ ماکاری کا فرق پورا کرنے کے لیے حکومت نے یہ کوششیں کیں۔ قلیل مدتی قرضے لینے کا ایک اور سبب یہ ہو سکتا ہے کہ نسبتاً بلند عالمی شرح سود والے ماحول میں طویل مدتی معاہدوں پر نسبتاً بلند اخراجات سے گریز کرنا مقصود ہو۔

بیرونی اجرائیاں

بیرونی اجرائیاں کم یعنی 3.6 ارب ڈالر رہیں جو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کی 5.5 ارب ڈالر سے کم ہیں (جدول 4.10)۔ مالی سال 25ء

شکل 4.14: بیرونی قرضے کی واپسی - اصل رقم اور سود

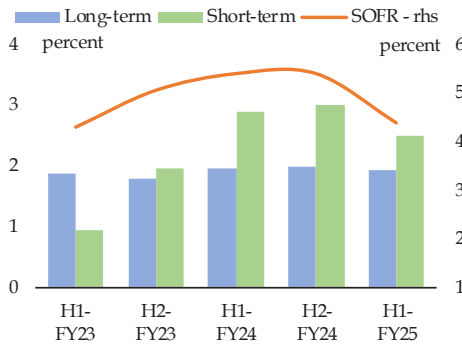


PED: Public External Debt (govt. debt + debt from IMF)
PEDL: Public External Debt and Liabilities (PED + liabilities)

Source: SBP

کے لیے مختص 19.6 ارب ڈالر میں سے صرف 18.6 فیصد رقم پہلی ششماہی کے دوران موصول ہوئی جو گذشتہ مالی سال کی پہلی ششماہی کے دوران موصول رقم سے خاصی کم ہے۔

شکل 4.15: بیرونی قرضے پر موثر شرح سود لمحاظ مدت



Source: SBP

²⁹ دیگر کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضوں کے اسٹاک میں 1.3 ارب ڈالر کمی ہوئی۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

جدول 4.8: حکومت کے ملکی قرضے اور واجبات

ارب روپے، نمو اور تناسب فیصد میں

نمو	ملکی قرضے میں تناسب				بھاء		اسٹاک		حکومت کا ملکی قرضہ
	دسمبر 2023ء	دسمبر 2024ء	دسمبر 2023ء	دسمبر 2024ء	جولائی تا دسمبر	جولائی تا دسمبر	دسمبر 2024ء	دسمبر 2023ء	
5.8	9.8	100.0	100.0	2,723.1	3,785.0	49,883.3	42,594.8	حکومت کا ملکی قرضہ	
19.8	40.3	11.4	10.4	943.1	1,268.4	5,709.3	4,419.0	حکومت کا اجارہ حکومت	
11.4	16.4	62.6	60.1	3,190.4	3,599.5	31,216.2	25,608.7	پاکستان سرمایہ کاری بانڈ	
2.4	0.0	0.8	0.9	9.2	0.1	394.3	382.6	پرائز بانڈ	
-15.4	-10.6	17.2	19.5	-1,565.3	-980.8	8,602.0	8,288.4	ٹریژری بل	
2.9	-2.5	5.6	6.5	78.0	-69.7	2,785.8	2,748.9	قومی بچت اسکیمیں	
-3.7	-16.8	0.2	0.3	-3.1	-24.0	81.0	118.7	نیا پاکستان سرٹیفکیٹ	

ماخذ: اسٹیٹ بینک

ششماہی میں 20.1 فیصد تھا وہ اب نمایاں کمی کے بعد 8.7 فیصد رہ گیا جن میں سے بیشتر رقوم چین، فرانس اور امریکہ سے آئیں (جدول 4.9)۔

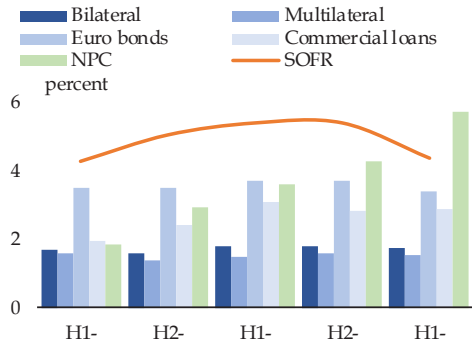
حالیہ حاصل ہونے والی 50 فیصد سے زائد بیرونی رقوم غیر منصوبہ جاتی قرضوں / توازن ادائیگی میں تعاون کے لیے مختص ہیں جو مالی سال 24ء کی پہلی ششماہی کے برعکس ہے۔ اسی طرح منصوبہ جاتی قرضوں کی رقم کا تناسب بھی گزشتہ سال سے کم تھا۔ بیرونی منظر نامہ مثبت ہونے اور آئی ایم ایف پروگرام جاری ہونے کے باوجود بیرونی مالکاری میں کمی اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ پاکستان کا خطرے کا تصور مزید بہتر بنایا جائے۔³⁰

بیرونی قرضے کی واپسی

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی قرضے کی مجموعی واپسی بڑھ کر 6.2 ارب ڈالر ہو گئی جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 5.5 ارب ڈالر رہی تھی (شکل 4.14)۔ اس اضافے کی اہم وجہ قرضے کی بنیادی رقم کی نسبتاً زائد واپسی ہے جو کثیر طرفہ اور دو طرفہ قرض دہندگان،

مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران کثیر طرفہ رقوم کا تناسب گزر کر 51.7 فیصد رہ گیا جو گزشتہ سال کی اسی مدت 62.3 فیصد رہا تھا۔ کثیر طرفہ اداروں میں سے بڑی اجرائیاں ایشیائی ترقیاتی بینک، عالمی بینک اور ایشین انفراسٹرکچر انویسٹمنٹ بینک (اے آئی آئی بی) سے آئیں۔ جہاں تک دو طرفہ اجرائیوں کا تعلق ہے تو ان کا جو تناسب مالی سال 24ء کی پہلی

شکل 4.16: بیرونی قرضے پر موثر شرح سود



Source: SBP

³⁰ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران موڈیوں کی درجہ بندی نے پاکستان کی آؤٹ لک پوزیشن کو مستحکم سے مثبت کر دیا۔

عموم		بہاؤ		اسٹاک				
شش 1م س 25ء	شش 1م س 24ء	شش 1م س 25ء	شش 1م س 24ء	دسمبر 2024ء	جون 2024ء	دسمبر 2023ء	جون 2023ء	
0.1	4.4	96.3	3,711.7	86,621.4	86,525.1	87,761.8	84,050.1	سرکاری بیرونی قرضہ
0.0	4.2	-18.8	3,239.3	78,128.6	78,147.4	80,165.5	76,926.2	حکومت کا بیرونی قرضہ
-0.5	4.3	-371.3	3,300.3	77,016.3	77,387.6	80,066.2	76,765.9	طویل مدتی (ایک سال سے نامک)
-11.3	-4.6	-728.6	-359.9	5,745.8	6,474.4	7,541.1	7,901.1	بیسر کلب
1.1	3.9	415.7	1,450.5	39,663.7	39,248.0	38,813.6	37,363.1	کثیر طرفہ
-3.5	11.8	-643.5	2,071.9	17,908.9	18,552.4	19,644.1	17,572.3	دیگر طرفہ
0.0	0.0	0.0	0.0	6,800.0	6,800.0	7,800.0	7,800.0	یورسوک گلوبل بانڈ
5.2	0.9	284.4	47.5	5,774.7	5,490.3	5,611.3	5,563.8	کمرشل قرضے
34.6	17.6	270.9	93.9	1,054.8	783.9	628.3	534.3	بنیاد پاکستان سرٹیفکیٹ
46.4	-38.1	352.5	-61.0	1,112.2	759.8	99.3	160.3	قلیل مدتی (ایک سال سے کم)
55.8	-38.1	139.6	-61.0	389.6	250.0	99.3	160.3	کثیر طرفہ
1.4	6.6	115.1	472.4	8,492.8	8,377.6	7,596.3	7,124.0	آئی ایم ایف سے
-0.2	10.2	-21.6	1,107.5	11,709.5	11,731.2	11,938.6	10,831.2	زیر مبادلہ کے واجبات
0.0	37.0	0.0	1,000.0	3,700.0	3,700.0	3,700.0	2,700.0	مرکزی بینک کے ڈپازٹس
0.3	1.1	11.4	46.0	4,181.0	4,169.6	4,271.0	4,224.9	دیگر واجبات (سواپ)
-0.9	1.6	-32.9	62.6	3,827.9	3,860.8	3,966.6	3,904.0	ایس ڈی آر کا اختصاص

ماخذ: اسٹیٹ بینک

کے اسٹاک میں ہونے والی کمی کی وجہ سے مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران سودی اخراجات کو 1518.0 ملین ڈالر تک محدود رکھنے میں مدد ملی جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے 1521.0 ملین ڈالر سودی اخراجات سے معمولی سے کم ہیں۔ اس کے برعکس آئی ایم ایف سے قرضے اور بیرونی واجبات پر سودی ادائیگیاں بڑھ گئیں، حالانکہ عالمی سطح پر گرتی ہوئی شرح سود کا ماحول تھا۔³¹

آئی ایم ایف، اور این پی سی ہولڈروں کو کی گئی۔ سودی ادائیگیاں 2.04 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 2.0 ارب ڈالر کے مقابلے میں معمولی سی بڑھی ہیں۔

بڑے سودی اخراجات طویل مدتی قرضے پر عائد ہوئے جو سرکاری بیرونی قرضے پر مجموعی سود کا تقریباً 90 فیصد بنتے ہیں۔ تاہم طویل مدتی قرضے

³¹ آئی ایم ایف کے قرض پر سودی لاگت میں مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران نسبتاً بلند موثر شرح سود اور زیادہ اسٹاک کی وجہ سے اضافہ ہوا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

جدول 4.10: بیرونی اجراء کیوں کا خلاصہ

ملین ڈالر

ذرائع	مراٹھ		قرضے		مجموعہ	
	شش 1م 24ء	شش 1م 25ء	شش 1م 24ء	شش 1م 25ء	شش 1م 24ء	شش 1م 25ء
کثیر طرفہ	25.6	22.0	2,219.7	1,841.9	2,245.3	1,863.9
ایشیائی ترقیاتی بینک	8.0	3.5	581.4	905.5	589.4	909.0
اے آئی آئی بی	-	-	287.0	51.0	287.0	51.0
عالمی بینک	5.4	14.7	111.9	125.5	117.4	140.3
اسلامی ترقیاتی بینک	10.9	-	1,029.7	-	1,040.6	-
دو طرفہ	58.0	71.4	665.1	240.3	723.1	311.7
چین	2.0	2.4	40.2	96.8	42.2	99.2
فرانس	-	-	20.1	100.3	20.1	100.5
امریکہ	25.1	-	-	-	-	39.4
جاپان	13.6	9.9	-	-	17.3	-
سعودی عرب	-	-	595.4	-	595.4	-
کمرشل بینک	-	-	-	500.0	-	500.0
نیا پاکستان سرٹیفکیٹ	-	-	491.5	927.6	491.5	927.6
میعادى لائسنس	-	-	2,000.0	-	2,000.0	-
مجموعہ	83.6	93.5	5,376.3	3,509.9	5,459.9	3,603.3

ماخذ: ای اے ڈی

اور اس کی نوعیت رعایتی ہوتی ہے، یعنی یہ این پی سی، تجارتی قرضوں اور یورو بانڈز پر لی جانے والی شرح سود کے مقابلے میں خاصی کم ہوتی ہے (شکل 4.16)۔

دیگر زمروں کی بات کی جائے تو این پی سی کے ذریعے بیرونی مالکاری نسبتاً مہنگی رہی ہے، جس کے بعد یورو بانڈز اور کمرشل بینکوں کے قرضوں کا نمبر آتا ہے۔ اس کے علاوہ، ماسوائے اس قرضے کے جو کثیر طرفہ اور دو طرفہ قرض دہندگان جاری کرتے ہیں، این پی سی، یورو بانڈز اور کمرشل

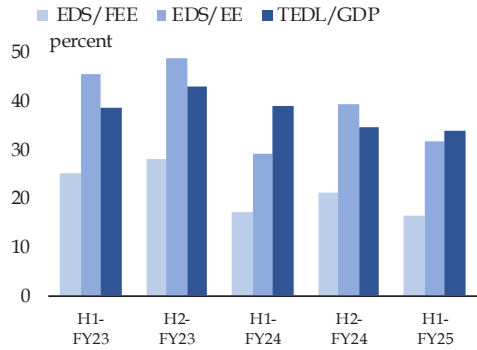
قرضے کی واپسی کس ترتیب سے کی جائے، اس کا انحصار مختلف زمروں پر عائد ہونے والی شرح سود پر ہوتا ہے۔ تاریخی لحاظ سے دیکھا جائے تو طویل مدتی قرضوں پر اوسط موثر شرح سود پست اور قلیل مدتی قرضے پر زیادہ رہی ہے۔³² اپنی نوعیت کے اعتبار سے اگرچہ دونوں ہی رعایتی ہوتی ہیں تاہم قلیل مدتی قرضوں پر شرح سود عالمی مالی منڈیوں کی حرکیات کے مطابق طے ہوتی ہے (شکل 4.15)۔³³

مزید برآں، کثیر طرفہ (ماسوائے آئی ایم ایف) سے اور دو طرفہ قرض دہندگان سے ملنے والے قرضے پر اوسط موثر شرح سود متعین ہوتی ہے

³² اوسط موثر شرح سود کا تخمینہ لگانے کے لیے موجودہ مدت کے سود کی ادائیگی اور پچھلے دو ادوار کے اوسط قرض اسٹاک کا تناسب استعمال کیا جاتا ہے۔

³³ ڈالر میں مالیت والی ماخوذیات کے لیے محفوظ شبینہ مالکاری شرح (ایس او ایف آر) نشانہ شرح ہے۔

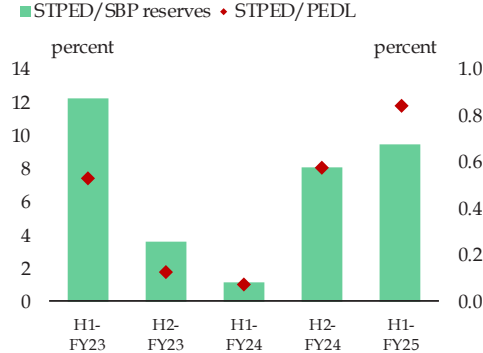
شکل 4.17: بیرونی قرضے کی ادائیگی کی صلاحیت کے اظہارے



Source: SBP

قرضوں کے ذریعے بیرونی قرضے کی ادائیگی کرنے کی لاگت عالمی منڈی کی صورت حال سے متعین ہوتی ہے۔

شکل 4.18: بیرونی قرضے کی سیالیت کے اظہارے



Source: SBP

برآمدی آمدنی کے باہمی تناسب کی بنیاد پر تجزیہ بتاتا ہے کہ بیرونی قرضے کی واپسی کی ملکی استعداد میں اضافہ ہوا ہے (شکل 4.17)۔

بیرونی قرضے کا استحکام

پاکستان کے بیرونی قرضے کے استحکام میں آنے والی بہتری میں جو اہم عوامل شامل رہے وہ بیرونی قرضے کی ادائیگی میں حائل رکاوٹوں کا آئی ایم ایف پروگرام میں شمولیت کے بعد نرم ہونا، اور جاری کھاتے کے توازن میں سرپلس آنا ہیں۔ نیز، امریکی ڈالر کے مقابل پاکستانی روپیہ مستحکم ہوا اور دیگر بین الاقوامی کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قدر بڑھنے سے ہونے والے فوائد نے بھی بیرونی قرضے کی پائیداری کو مستحکم بنانے میں مدد دی۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریوں کے برعکس سیالیت کے اظہاریوں میں بگاڑ آیا جس کی وجہ مالی سال 25ء کی پہلی ششماہی کے دوران قلیل مدتی بیرونی قرض بڑھنا تھا۔ قلیل مدتی بیرونی سرکاری قرض (ایس ٹی ای پی ڈی) اور اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے باہمی تناسب، اور ایس ٹی ای پی ڈی اور سرکاری بیرونی قرضہ و واجبات (پی ای ڈی ایل) کے باہمی تناسب میں زیر جائزہ عرصے کے دوران معمولی بگاڑ آیا (شکل 4.18)۔ اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر بڑھنے کے باوجود قلیل مدتی بیرونی قرضے میں اضافہ وہ اہم عامل تھا جو سیالیت کے اظہاریوں میں بگاڑ کا سبب بنا۔ بیرونی قرضوں کے بڑھتے ہوئے اسٹاک اور قرضے کی واپسی کے پس منظر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ پائیداری کے نقطہ نظر سے جدت طراز حل تلاش کیے جائیں۔ اس سلسلے میں باکس 4.2 میں ایک سفارش پیش کی گئی، اس میں پاکستان کو درپیش ایک اور اہم مسئلہ ماحولیاتی زہریلی (climate vulnerability) کا بھی حل فراہم کیا گیا ہے۔

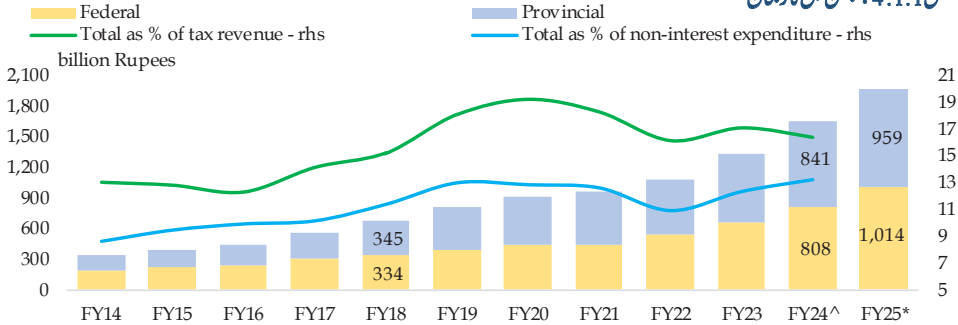
ادائیگی قرض کی صلاحیت کے اظہاریے اپنا مثبت تحریک گذشتہ سال سے لے کر نئے سال میں داخل ہوئے۔ مجموعی بیرونی قرضہ و واجبات (ٹی ای ڈی ایل) اور جی ڈی پی کے باہمی تناسب، بیرونی قرضے کی واپسی (ای ڈی ایس) اور زرمبادلہ سے آمدنی کے باہمی تناسب، اور ای ڈی ایس اور

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

بکس 4.1.1 بڑھتا ہوا پنشن بل اور حالیہ اصلاحات

پاکستان کا پنشن بل 17.3 فیصد کی مرکب سالانہ شرح نمو کی رفتار سے بڑھ رہا ہے۔ یہ مالی سال 14ء میں 333 ارب روپے تھا جو مالی سال 24ء میں 1649 ارب روپے تک جا پہنچا ہے (شکل 4.1.1)۔ اس کے مقابلے میں ٹیکس محاصل کی مرکب سالانہ شرح نمو 14.7 فیصد، جبکہ غیر سودی اخراجات کی یہی نمو 12.4 فیصد ہے۔ اس کے علاوہ پنشن بل اتنا بڑھ چکا ہے کہ تعلیم، صحت اور سماجی تحفظ جیسے ہر شعبے پر وفاقی اور صوبوں کے مجموعی اخراجات سے تقریباً دو گنا گنا ہو چکا ہے۔ یہی رجحان برقرار رہا تو مالیاتی استحکام کے لیے خطرات پیدا ہو سکتے ہیں۔

شکل 4.1.1: پنشن بل کا رجحان



^ Revised estimates for provinces; * Budget estimates
Sources: Federal and Provincial Budget Documents; and Fiscal Operations Data

اس تناظر میں مستقبل میں پنشن کے خطرے کو کم کرنے کے لیے 2000ء کے عشرے میں صوبائی حکومتوں نے پنشن فنڈز قائم کیے تھے۔ تاہم یہ فنڈز تیزی سے بڑھتی ہوئی پنشن ادائیگیوں کو پورا کرنے کے لیے ناکافی ثابت ہوئے ہیں، خصوصاً گذشتہ چند برسوں کے دوران۔³⁴ مثال کے طور پر مالی سال 03ء میں خیر بختونخوا کا پنشن فنڈ اس کے پنشن اخراجات سے تقریباً تین گنا زائد تھا، لیکن مالی سال 25ء کے آتے آتے صورت حال یہ ہو چکی ہے کہ پنشن کے واجبات اس فنڈ کے حجم سے چار گنا سے بھی زائد بڑھ چکے ہیں۔ چنانچہ وفاقی اور صوبائی حکومتوں نے گذشتہ تین سال کے دوران اس سلسلے میں اہم اصلاحات نافذ کی ہیں۔

ان اصلاحات میں یہ چیزیں شامل ہیں: (i) نئے بھرتی ہونے والوں کے لیے مقررہ فوائدا (Defined Benefit) والے ماڈل کے بجائے مقررہ شرکت (Defined Contribution) والی پنشن اسکیم کی طرف پیشقدمی، جس کے تحت ملازمین اور حکومت دونوں کو پنشن فنڈ میں اپنا ہتھوڑا لگانا ہوتا ہے،³⁵ (ii) خیر بختونخوا نے ملازمت کی کم از کم عمر مقرر کی ہے، جبکہ سندھ اور وفاقی حکومت نے 60 سال سے پہلے ریٹائر ہونے والوں کی پنشن کم کر دی ہے تاکہ جلد ریٹائر ہونے کی حوصلہ شکنی کی جائے،³⁷ (iii) ایک فرد کی کئی پنشن ختم کر دی ہیں، اور ایک فرد ایک

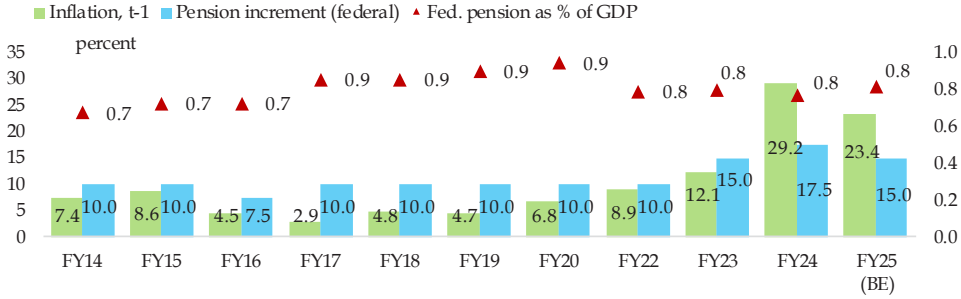
³⁴ بجٹ دستاویزات کے مطابق وفاقی حکومت نے مالی سال 23ء سے مالی سال 25ء تک فیڈرل پنشن فنڈ کے لیے سالانہ 10 ارب روپے مختص کیے ہیں۔ یہ فنڈز سرمایہ کاری کے مختلف طریقوں سے منافع کما رہے ہیں۔ تاہم فنڈ کے طریقہ کار کے بارے میں عوامی سطح پر کوئی معلومات دستیاب نہیں، یا یہ کہ حکومت نے مختص بجٹ کو واقعی خرچ کیا ہے یا نہیں۔

³⁵ یہ خیر بختونخوا میں نئی بھرتیوں پر 07 جون 2022ء سے، سندھ میں یکم جولائی 2024ء سے، پنجاب میں 14 نومبر 2024ء سے، وفاق میں یکم جولائی 2024ء سے عام شہریوں اور یکم جولائی 2025ء سے مسلح افواج پر لاگو کیا جائے گا۔

³⁶ واضح رہے کہ یہ فنڈز صوبوں میں موجود پنشن فنڈز جن کے لیے حکومت رقم دیتی ہے، کے برعکس ملازمین اور حکومت دونوں کے تعاون سے چلائے جائیں گے۔

³⁷ اس سے قبل، وفاقی ملازمین اگر 30 سالہ سروس مکمل کرنے سے پہلے ریٹائر ہو جاتے تو ان کے ریٹائرمنٹ کے بعد کے فوائدا میں کمی کر دی جاتی تھی۔ تاہم، ایسے ملازمین کے معاملے میں قواعد خاموش ہیں جو 60 سال عمر تک پہنچنے سے پہلے اپنی 30 سالہ سروس مکمل کر لیں، چنانچہ قبل از وقت ریٹائرمنٹ لینے کے رجحان کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

شکل 4.1.2: پینشن میں خالص اضافے اور مہنگائی کا رجحان

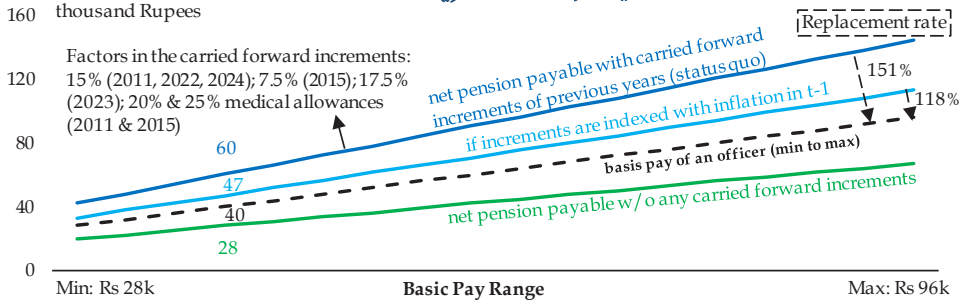


Sources: PBS and Ministry of Finance's various circulars

وقت میں ایک ہی پینشن لے سکتا ہے، (iv) فیملی پینشن کے ضوابط کو سخت کیا گیا ہے، جس کے تحت پینشن کی اہلیت کو محدود کرتے ہوئے اس کی میعاد کی حد مقرر کی گئی ہے،³⁸ پینشن کی انفرادی رقم کا تخمینہ لگانے کے لیے آخری وصول شدہ تنخواہ کے بجائے گزشتہ 24 مہینوں کی اوسط تنخواہ کو اساس بنایا گیا، اور (vi) وفاقی حکومت کے ملازمین کی پینشن میں اضافوں کی بنیاد مقررہ اساسی (baseline) پینشن ہو کرے گی۔³⁹

یہ اصلاحات اگرچہ خوش آئند ہیں تاہم پینشن بل کو قابل برداشت بنانے کے لیے کئی اہم مسائل اب بھی حل طلب ہیں۔ ان مسائل پر یہاں بحث کی گئی ہے:

شکل 4.1.3: دسمبر 2024ء میں ریٹائر ہونے والے ایک افسر کی پینشن کا تفصیلی تجزیہ



Note: 1) It is assumed that total emolument is equal to the basic pay, the most conservative scenario. Actual base for pension calculation includes different allowances, like special allowance.

Sources: Staff calculations based on Ministry of Finance's various circulars, and SBP

³⁸ مثال کے طور پر، وفاقی حکومت کے ملازمین کے اہل خانہ زیادہ سے زیادہ 10 سال تک عام فیملی پینشن حاصل کر سکتے ہیں۔ خیر پینشنوں میں پینشن سے مستفید ہونے والوں کی طویل فہرست تھی جسے اب پینشنری بیوہ / رٹائرڈ / زیر کفالت بچوں اور والدین تک محدود کر دیا گیا ہے۔

³⁹ ریٹائرمنٹ کے وقت شہر کی جانے والی خالص پینشن (مجموعے میں سے کیونڈ حصہ منہا کر کے) کو یکم جنوری 2025ء سے بیس لائن پینشن قرار دیا گیا ہے۔ حالیہ پینشنرز کے لیے موجودہ پینشن کو بنیادی پینشن سمجھا جائے گا۔ پینشن میں کوئی بھی اضافہ اس بنیاد پر دیا جائے گا۔

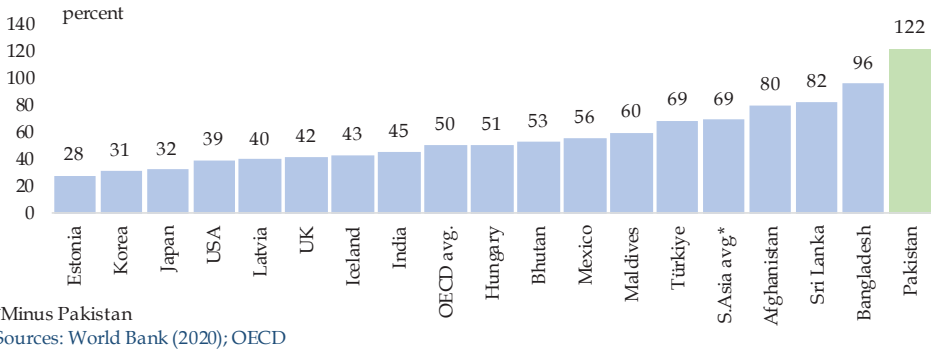
پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2025-2024ء

i- پنشن میں اضافوں کی اشاریہ سازی: پاکستان میں پنشن میں اضافوں کی نوعیت ایڈہاک ہوتی ہے، اور انہیں کسی متغیرہ قدر (variable)، مثلاً صارف اشاریہ قیمت مہنگائی، اجرتوں میں نمو، یا نامیہ جی ڈی پی میں نمو کے ساتھ منسلک نہیں کیا جاتا، جیسا کہ بین الاقوامی مستند روایت ہے۔ چنانچہ پاکستان کے لیے دو بڑے مضمرات سامنے آتے ہیں۔ پہلا، پنشن بل اکثر نامیہ معنوں میں اور اس کے ساتھ ساتھ جی ڈی پی کے فیصد میں بڑھتا ہے۔ اگر پنشن میں اضافوں کو مہنگائی کے ساتھ منسلک کیا جائے تو اکثر صورتوں میں یہ اضافے حالیہ برسوں میں اعلان کردہ ایڈہاک اضافوں سے کم ہوتے (شکل 4.1.2)۔ دوسرا، مستقبل کی پنشن کے خطرات کا تخمینہ لگانا اور ان پر قابو پانے کی حکمت عملی مرتب کرنا پالیسی سازوں کے لیے دشوار ہوتا ہے۔ اس پس منظر میں اشاریہ سازی مناسب حکمت عملی مرتب کرنے میں نہ صرف مدد دے گی بلکہ اس طرح gross replacement rate کو کم کرنے میں بھی معاون ہوگی (شکل 4.1.3)۔⁴⁰ مزید برآں، طبی الاؤنسز جیسے دیگر ایڈہاک اضافوں پر بھی دوبارہ غور کیا جاسکے گا۔

(ii) مسلسل آگے چلنے والے اضافوں (carried-forward increments) کا خاتمہ: موجودہ پلان کے تحت اضافوں کا اطلاق موجودہ پنشنروں کے ساتھ ساتھ مستقبل کے پنشنروں پر بھی ہوتا ہے جس کے نتیجے میں gross replacement rate بہت زیادہ ہو جاتا ہے (شکل 4.1.3 اور 4.1.4)۔ مثال کے طور پر اپریل سال 2023ء کے آغاز پر 15 فیصد اضافے کے اعلان کا اطلاق 30 جون 2022ء تک موجود پنشنروں کے ساتھ ساتھ ان پر بھی ہوتا ہے جو یکم جولائی 2022ء کو یا اس کے بعد ریٹائر ہو گئے۔ ایسے اضافے اس وقت تک موثر رہتے ہیں جب تک حکومت کوئی خاص اضافہ معطل کرنے کا فیصلہ نہیں کر لیتی۔ نیز، یہ موثر یہ ماضی (retrospective) اضافے بحالی کے وقت کی رقم پر بھی لاگو کیے جاتے ہیں۔⁴¹

مسئل آگے چلنے والے اضافوں پر عمل درآمد پالیسی سازوں کے لیے دہری مشکل کھڑی کر دیتا ہے کیونکہ تنخواہوں کے بنیادی اسکیل پر، جو مجموعی مشاہرے کا لازمی جز ہوتے ہیں، وقتاً فوقتاً نظر ثانی کی جاتی ہے (تاکہ حقیقی معاوضے متعین کیے جائیں)، اور اس سے حکومت کے اخراجات بڑھ جاتے ہیں، ساتھ ساتھ وہ اساس بھی بڑھتی جاتی ہے جس سے پنشن کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ مسلسل آگے چلنے والے اضافے وسیع ہوتی ہوئی اساس پر لاگو کیے جاتے ہیں تو حکومت کے پنشن اخراجات میں ہماری اضافے کا سبب بنتے ہیں۔

شکل 4.1.4: گراس ری پلیسمنٹ ریٹ



⁴⁰ gross replacement rate سے مراد ریٹائرمنٹ سے قبل مجموعی مشاہرے اور قابل ادائیگی خالص پنشن کا باہمی تناسب ہے۔

⁴¹ مطلب یہ ہے کہ کیونٹیشن کی مدت میں کیونٹائر تم خود بخود بڑھ جاتی ہے۔ کیونٹیشن ریٹائرمنٹ کے بعد مستقبل کی پنشن ادائیگیوں کا یکمشت حصہ پیشگی لینے کو کہتے ہیں۔ پاکستان میں پنشنر اپنی مجموعی پنشن کا 35 فیصد تک لے سکتے ہیں۔

بینک دولت پاکستان

(iii) وفاقی حکومت کی حصہ داری میں معقولیت: نئی شراکتی پیشکش اسکیم میں وفاقی حکومت بنیادی تنخواہ کا 20 فیصد ڈالتی ہے جو ملازمین کی حصہ داری کا دگنا ہے۔ دریں اثنا حکومت پنجاب 12 فیصد حصہ ڈالتی ہے جو کہ ملازمین کے 10 فیصد حصے سے معمولی سا زیادہ ہے۔⁴² ہمسر ملکوں کا تقابل بھی یہی بتاتا ہے کہ عموماً حکومتوں میں زیادہ حصہ ڈالتی ہیں تاہم دونوں کے حصوں میں فرق معمولی سا ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر مالڈیپ میں دونوں فریق اپنا اپنا 7 فیصد حصہ ڈالتے ہیں۔ بھارت میں حکومت اور ملازم بالترتیب 10 فیصد اور 14 فیصد حصہ ڈالتا ہے۔⁴³ سری لنکا میں ملازم اپنے معاوضے کا 8 فیصد اور مالک 12 فیصد ڈالتا ہے۔

مزید برآں، پاکستان میں مقررہ شرکت (ڈی سی) والی نئی اسکیم چونکہ صرف نئے بھرتی ہونے والوں پر لاگو ہوتی ہے اس لیے حکومت کے اخراجات قلیل تاوسط مدت کے دوران بڑھ سکتے ہیں کیونکہ اسے اپنی آمدنی میں سے نئے ملازمین کے لیے اپنا حصہ ڈالنے کے ساتھ ساتھ مقررہ فوائد والی اسکیم کے تحت موجودہ ملازمین / سبکدوش ملازمین کو بھی پیش ادا کرنی ہے۔

اس باس کی تیاری میں محمد فرحان اکبر کے تعاون کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

پاکس 4.2 ماحولیاتی تحفظ اور قرضے کا ادل بدل

ماحول اور قرضے کا ادل بدل دراصل ماحولیاتی مالکاری کی ایک قسم ہے جس میں کسی ملک کو اس کے واجب الادا قرضے میں کچھ معافی دی جاتی ہے بشرطیکہ وہ ملک حاصل شدہ اضافی ماحولیاتی وسائل کو ماحولیات کی بہتری کے لیے استعمال کرے۔ اس پر عمل درآمد میں دو طرفہ اور سہ طرفہ انتظامات کیے جاتے ہیں۔ سہ طرفہ انتظامات زیادہ عام ہیں۔⁴⁴ یہ انتظام ان ملکوں کے لیے خاص طور پر مفید ہے جو بھاری قرضوں تلے دے ہوئے ہیں، جہاں ماحول خطرے سے دوچار ہے، اور ان دونوں خطرات کا مقابلہ کرنے کے لیے ماحولیاتی گنجائش محدود ہے۔ دراصل یہ بندوبست کم اور اوسط آمدنی والے ملکوں کے لیے مفید ہے۔

ایکواڈور اوسط آمدنی والا ملک ہے۔ اس نے اب تک کا سب سے بڑا سودا کیا ہے جس میں اس نے 2023ء میں 60 فیصد ڈسکاؤنٹ پر 1.6 ارب ڈالر واپس لیے جبکہ اس نے یہ وعدہ کیا ہے کہ قرضے میں اس رعایت کے بدلے وہ اپنے گالاگوس جزائر (دنیا کے نہایت قابل قدر ایکوسسٹم میں سے ایک) کو تحفظ دے گا اور وہاں نشوونما کرے گا۔ نیز، کیریبین ملک بیلز 2021ء میں اپنے پی ڈی پی کا 10 فیصد روٹی قرضہ کم کرانے میں کامیاب ہوا جس کے بدلے میں وہ اپنی مومگنگ کی چٹانوں کو محفوظ بنائے گا۔⁴⁵

ماضی اس قسم کے ادل بدل (سودوں) نے ماحول پر نہایت عمدہ اور قابل قدر نتائج مرتب کیے۔ مثال کے طور پر امریکہ کے ٹرائیپل فوریسٹ اینڈ کورل ریف کنزرویشن ایکٹ نے برازیل، پیرو، انڈونیشیا، اور فلپینز جیسے مختلف ملکوں میں موجود ٹرائیپل فوریسٹ 68 ملین ایکڑ سے زائد رقبے کو تحفظ دینے میں مدد دی۔ یہ رقبہ نیوزی لینڈ کے رقبے سے زائد ہے۔⁴⁶

⁴² ماخذ: پنجاب ڈیفنڈنٹ کنٹری یوشن اسکیم رولز۔ دیگر ممالکوں نے اب تک اپنی متعلقہ اسکیموں کے لیے قوانین تیار نہیں کیے ہیں۔

⁴³ (1) بھارت میں 30 جنوری 2019ء تک حکومت کا حصہ 10 فیصد ہوتا تھا۔ (2) مالڈیپ اور بھارت نے بالترتیب 2010ء اور 2004ء میں پیشکش کے شراکتی منصوبے متعارف کرائے۔

⁴⁴ سہ فریقی معاہدوں میں قرض دہندہ اور قرض گیر ملکوں کے علاوہ تہی ادارے (مثلاً این بی او اور کرسٹل بینک) بھی شامل ہوتے ہیں، جبکہ دو طرفہ معاہدوں میں صرف قرض دہندہ اور قرض گیر ملک فریق ہوتے ہیں۔

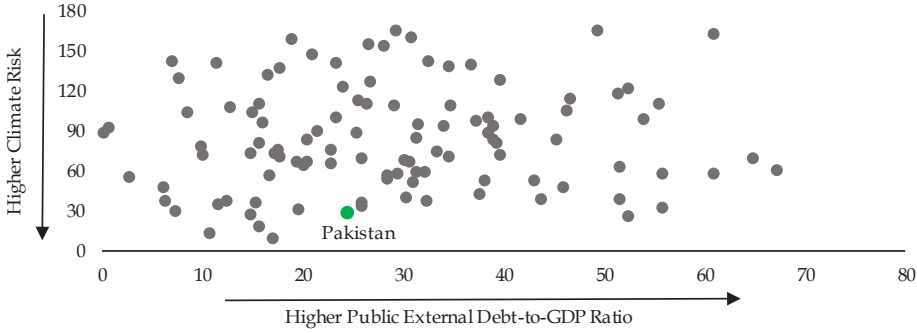
⁴⁵ www.imf.org/en/Publications/fandd/issues/2022/03/Country-cases-meeting-the-future-Belize-Colombia-Ghana#Belize

⁴⁶ ٹی ایف سی ایس: امریکی کانگریس نے 1998ء میں یہ ایکٹ نافذ کیا تھا، جس نے بہت سے قرض گیر ممالک کو امریکی حکومت کے ساتھ قرض اور ماحول کے ادل بدل کرنے کا موقع دیا تھا۔ ابتداً طور پر استوائی جنگلات پر توجہ دی گئی، پھر 2019ء میں اس کا دائرہ مومگنگ کی چٹانوں تک وسیع ہو گیا۔ اسے "انتہائی کامیاب" اقدام سمجھا جاتا ہے۔ ماخذ: <https://www.nature.org/en-us/about/>

<https://www.nature.org/en-us/about/who-we-are/how-we-work/policy/tropical-forest-conservation-act>

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

شکل 4.2.1: پاکستان کا بیرونی قرضہ اور ماحولیاتی خطرہ بلحاظ ہمسر ممالک



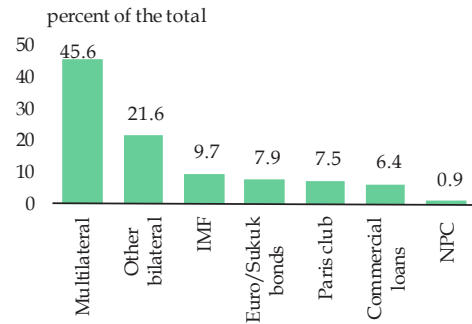
Sources: Germanwatch and Haver Analytics

پاکستان کے لیے قابل عمل

اگر طلب کے پہلو سے دیکھیں تو پاکستان ان ملکوں میں شامل ہے جنہیں ماحولیاتی خطرات سب سے زیادہ درپیش ہیں (107 ترقی پذیر ملکوں کے گروپ میں 95 واں صدویہ پائپر سنکھل)۔ اس کے علاوہ ہمسر ملکوں کے مقابلے میں اس کے جی ڈی پی میں سرکاری بیرونی قرضے کا تناسب بھی اوسط حد (41 واں صدویہ) تک بلند ہے (شکل 4.2.1)۔ دوسرے، پاکستان دنیا کے ان ملکوں میں سے ایک ہے جو حیاتیاتی اعتبار سے انتہائی تنوع کے مالک ہیں۔⁴⁷ یہ اپنے حیاتیاتی تنوع کے تحفظ کے لیے ماحولیاتی ماکاری کے دیگر طریقوں کے علاوہ ماحولیاتی تحفظ اور قرضے کے اول بدل کا طریقہ استعمال کر سکتا ہے اور اسے دنیا کے سب لوگوں کی بھلائی کا کام سمجھا جائے گا۔

اس سلسلے میں پاکستان ”ڈیلنا کاربن یلو“ کے نام سے بانڈ جاری کر چکا ہے جس کا مقصد سندھ میں تیسرے جنگلات کے تحفظ کے لیے مالیات فراہم کرنا ہے۔ اسے آگے بڑھاتے ہوئے سمندری تحفظ (جیسے موگے کی چٹانوں کا تحفظ) اور جنگل اگانے (afforestation) سے متعلق حیاتیاتی تنوع اور ماحولیاتی منصوبوں کو اول بدل میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح، آبی قلت والے

شکل 4.2.2: سرکاری بیرونی قرضہ * بلحاظ ذریعہ



*excludes FX liabilities; as of end-June FY24
Source: SBP

علاقوں میں مالیاتی وسائل کا زرخ زری زمین کے تحفظ (soil conservation)، قابل تجدید توانائی، استعمال شدہ پانی کو دوبارہ صاف کرنے (wastewater management)، نمک ربائی (desalination) کے کارخانوں اور آبی ذخائر / منتقلی کے انفراسٹرکچر (جیسے نہریں، بیراج، اور ڈیم) کی تعمیر کے لیے اس اول بدل کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ وی 20 نے، پاکستان بھی جس کا ایک رکن ہے، 2024ء میں اعلان جاری کر کے دو طرفہ شرکا اور نجی شعبے کو ترغیب دی تھی کہ وہ دیگر چیزوں کے علاوہ ”قرضہ برائے ماحولیات“ کے اول بدل کے لیے وی 20 کے ساتھ شامل ہو جائیں۔⁴⁸

رسد کے پہلو سے دیکھا جائے تو ”قرضہ برائے ماحولیات“ کے اول بدل کا طریقہ استعمال کرنے کو گزشتہ دو عشروں میں خاصی توجہ ملی ہے۔ اب تک 145 سوڈے ہو چکے ہیں۔ آٹھ کثیر طرفہ ترقیاتی بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں نے 2023ء میں سی او پی 28 میں *The Joint*

⁴⁷ www.cbd.int/countries/profile?country=pk

⁴⁸ اس نے ”ماحولیاتی مالیات اور قرضوں میں اختراع کے ذریعے ترقی اور خوشحالی کا راستہ“ کے عنوان سے یہ اعلامیہ 2024ء میں آئی ایم ایف / عالمی بینک کے موسم بہار کے اجلاس میں جاری کیا۔ وی 20 وزرا نے خزانہ اُن معیشتوں (فی الحال 68) کا باہمی تعاون پر مبنی اقدام ہے جو ماحولیاتی تبدیلیوں کی زد میں ہیں۔ ماخذ: www.v-20.org/v20-ministerial-dialogue-xii-communicate

بینک دولت پاکستان

Declaration and Task Force on Credit Enhancement of Sustainability-Linked Sovereign Financing for Nature & Climate کا آغاز کیا جس میں قرضوں کے تبدیل اور گرین بانڈز جیسے جدت طراز آلات کو کام میں لاکر نئی شعبے سے قرضہ اکٹھا کرنے پر اصرار کو توجہ دی گئی ہے۔⁴⁹ مزید برآں، ”نیچر کنزرویشن“ جی ایف این جی اوز جو چار سو سے مکمل کر چکی ہیں، ایسے اول بدل کو زور و شور سے فروغ دے رہی ہیں۔ اس تناظر میں پاکستان رعایتی شرح پر قوم کے حصول کی غرض سے ”قرضہ برائے ماحولیات“ کے اول بدل کے لیے ان اداروں کے ساتھ مل کر کام کر سکتا ہے، اور اس رقم کو دو طرفہ اور کمرشل قرض دہندگان سے قرضے کی واپسی (buyback) کے لیے استعمال میں لاسکتا ہے، نیز ماحول کو بہتر بنانے اور تبدیل کرنے کے لیے بھی کام کر سکتا ہے (شکل 4.2.2)۔

* اس باکس کی تیاری میں محمد فرحان اکبر کے تعاون کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

باکس 4.3 مارکیٹ ٹریڈری بلوں کی دوبارہ خریداری*

ہائی بیک یاد دوبارہ خریداری سے مراد حکومت کی جانب سے قرض کے آلات کو ان کی اصل عرصیت سے پہلے ہی ثانوی بازار سے دوبارہ خریدنا ہے۔ بنیادی طور پر ہائی بیک نیلامی کا مقصد ریڈمپشن پروفائل کو ہموار کرنا اور اجرائے ثانی / ری فنانسنگ کا خطرہ کم کرنا ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ، حکومت سودی اخراجات میں بچت کر سکتی ہے جس کا انحصار شرح سود کے ماحول پر ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ معیشتیں دستیاب سیالیت کی مقدار اور موجودہ شرح سود اور مارکیٹ کی حرکیات کو مد نظر رکھتے ہوئے باقاعدگی سے اور ایڈہاک دونوں طرح سے ہائی بیک سرگرمیاں انجام دیتی ہیں۔ تاہم، ترقی پذیر معیشتوں میں اکثر ایسا نہیں کیا جاتا کیونکہ عام طور پر ان معیشتوں میں حکومتوں کے لیے اضافی سیالیت دستیاب نہیں ہوتی۔

ستمبر 2024ء میں اسٹیٹ بینک نے حکومت کو بھاری منافع منتقل کیا چنانچہ سیالیت کی بہتر صورت حال اس ہائی بیک نیلامی کا محرک بنی۔ حکومت نے مناسب سمجھا کہ وہ بلند شرح سود پر جاری کردہ ٹی بلوں کو واپس خرید کر فائدہ اٹھائے اور پست شرح سود کے ماحول میں کم شرح پر طویل مدتی قرضے بڑھائے۔ چنانچہ حکومت نے دسمبر 2024ء میں عرصیت پوری کرنے والے ایم ٹی بی کی چار اجرائیوں کو 20 فیصد سے زائد اوسط یافتہ پر تقریباً 3.6 ٹریلیوں روپے کی واجب الادا رقم کے ساتھ دوبارہ خرید لیا۔⁵⁰ اس عمل سے اجرائے ثانی کے خطرے کو کم کرنے میں بھی مدد ملی۔

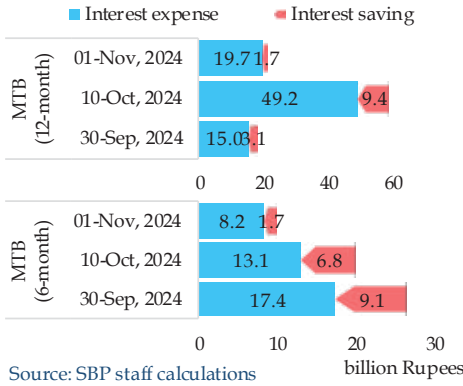
یہ ہائی بیک خصوصی نیلامی کے ذریعے کی گئی۔ حکومت نے مخصوص قرضہ تمسک کے ساتھ ساتھ مسابقتی بولی کے ذریعے ہائی بیک کے ارادے کے ساتھ ہدف کی رقم کا اعلان کیا۔ گرتی ہوئی شرح سود کے ماحول کے پیش نظر نیلامیوں کی زیادہ خریداری کی گئی کیونکہ پیشکشیں دونوں اجرائیوں کے اہداف سے بھی تجاوز کر گئیں۔ اس طرح حکومت ان نیلامیوں میں مجموعی طور پر 1.026 ٹریلیوں روپے ہائی بیک کرنے میں کامیاب رہی جس میں 6 ماہی ایم ٹی بلوں میں 566 ارب روپے اور 12 ماہی ایم ٹی بیز میں 460 ارب روپے شامل تھے۔

⁴⁹ www.iadb.org/en/news/eight-international-organizations-and-development-finance-institutions-join-forces-boost

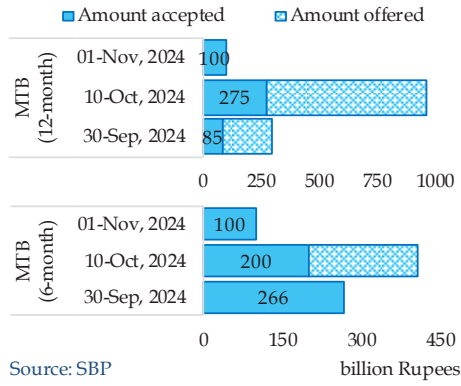
⁵⁰ یہ ایم ٹی بی کے 6 ماہی اور 12 ماہی اجرائے جو 12 دسمبر 2024ء اور 26 دسمبر 2024ء کو عرصیت پوری کر رہے تھے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت، ششماہی رپورٹ 2024-25ء

شکل 4.3.2: قرضے کی واپسی پر اثرات



شکل 4.3.1: دوبارہ خریداری کے لیے نیلامی میں بولی کارجمان



یہ بات قابل ذکر ہے کہ 6 ماہی مدت میں قبولیت ہدف کا تقریباً 73 فیصد رہی اور 12 ماہی مدت میں مزید کم ہو کر 34 فیصد رہ گئی۔ کم قبولیت کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ 30 ستمبر 2024ء کے مقابلے میں اس کے بعد ہونے والی انگلی نیلامیوں میں مارکیٹ نے اونچی قیمتوں پر بولیاں لگائیں (شکل 4.3.1)۔ ان بائی بیک نیلامیوں کی مجموعی خریداری عرصیت پوری کرنے والی ایم ٹی بیز کا 27 فیصد ہے، جس کی وجہ سے بعد کی نیلامیوں میں قرض لینے کی ضرورت میں کمی واقع ہوئی۔⁵¹ تخمینوں سے پتہ چلتا ہے کہ حکومت نے ان آپریشنز سے قرضوں کی واپسی کی مد میں مجموعی طور پر تقریباً 130 ارب روپے بچائے (شکل 4.3.2)۔

اگرچہ ایسا کر کے حکومت نے فوری اخراجات کم کر لیے، ابزائے ثانی کا خطرہ کم کیا، اور عرصیت کا خاکہ بہتر بنایا، تاہم لٹریچر سے پتہ چلتا ہے کہ اگر انتظامات ناقص ہوں تو بار بار بائی بیک سے مارکیٹ کی توقعات میں لگاڑ آجاتا ہے، مہنگائی کا دباؤ بڑھتا ہے اور قرض گیری کی لاگت بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ لہذا حکومت کو چاہیے کہ وہ مذکورہ خرابیوں سے بچنے کے لیے خریداری کا مطلوبہ مقصد مناسب طریقے سے بیان کرے۔

» اس باکس کی تیاری میں روی کمار کے تعاون کا اعتراف کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- Blommestein, H.J., Elmadag, M.E., Ejsing, J.W. (2012). Buyback and Exchange Operations: Policies, Procedures and Practices among OECD Public Debt Managers. OECD Working Papers on Sovereign Borrowing and Public Debt Management No. 5 accessed at www.dx.doi.org/10.1787/5k92v18th80v-en
- Krishnamurthy, A., Nagel, S., Vissing-Jorgensen, A. (2017). ECB Policies Involving Government Bond Purchases: Impact and Channels. *NBER Working Paper No. 23985*
- Togo, E. (2007). Coordinating Public Debt Management with Fiscal and Monetary Policies: An Analytical Framework. *The World Bank Banking and Debt Management Department Debt Management Advisory Services Policy Research Working Paper No 4369*
- Connolly, M.F., Struby, E. (2024). Treasury Buybacks, the Federal Reserve's Portfolio, and Changes in Local Supply. *Journal of Banking & Finance Vol (168)*
- Rutherford, K.D.G.M (2007). Buybacks in Treasury Cash and Debt Management. Federal Reserve Bank of New York Staff Report No. 304

⁵¹ جیسا کہ دسمبر 2024ء تا فروری 2025ء مدت کے لیے ایم ٹی بی نیلامی کیلنڈر میں بتایا گیا، حکومت نے 1.35 ٹریلین روپے کا ہدف مقرر کیا، جو 12 دسمبر 2024ء اور 26 دسمبر 2024ء کو طے شدہ نیلامی کی عرصیت سے بالترتیب تقریباً 41 اور 24 فیصد کم ہے۔